۶ شعبان المعظم ۱۴۴۲ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 284)

کیا اِسٹابری جہنمی پھل ہے؟

- پوری، پراٹھے کو چُھری سے کاٹنا کیسا؟ 5
- کیا برف کو ایمان کا گواہ بنا سکتے ہیں؟ 8
- کورونا وائرس سے حفاظت کا وظیفہ 12
- رکنِ شوریٰ بننے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟ 17

ملفوظات:
شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

کیا اِسٹابری جہنمی پھل ہے؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۸ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰه معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللّٰه پاک اُس پر 10 رَحمتیں بھیجتا اور اُس کے نامۂ اعمال میں 10 نیکیاں لکھتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

کیا اِسٹابری (Strawberry) جہنمی پھل ہے؟

سُوال: آج کل سوشل میڈیا پر بہت وائرل ہے کہ ”اسٹابری جہنمی پھل ہے، اس کا کھانا جائز نہیں۔“ اس بات کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: آج کل جس کو جو سمجھ آرہا ہے وہ ہانکتا جارہا ہے اور کئی بے وقوف لوگوں کے یہ سب سمجھ بھی آجاتا ہے۔ یہ سب غیر مسلم چلاتے ہوں گے تاکہ مسلمانوں کو گمراہ کر سکیں۔ جن کے پاس علم نہیں ہوتا وہ ان کی باتوں میں آجاتے ہوں گے۔ جہنم میں کوئی سکھ چین نہیں ہوگا، جہنم کی غذاؤں کا تذکرہ قرآنِ پاک میں موجود ہے۔[3] جہنم میں کانٹے دار غذا کھلائی جائے گی جو جہنمیوں کے گلے میں پھنس جائے گی پھر جہنمی اسے اتارنے کے لئے پانی مانگیں گے تو انہیں کھولتے

---

1 ...... یہ رِسالہ ۶ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم ۱۴۴۲ھ بمطابق 20 مارچ 2021 کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَة کے شعبہ ”ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت“ نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت)

2 ...... ترمذی، کتاب الوتر، باب ما جاء فی فضل الصلاة علی النبی، ۲/۲۸، حدیث: ۴۸۴۔

3 ...... قرآن پاک میں ہے: ﴿ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۙ طَعَامُ الْاَثِیْمِ ۚۛ كَالْمُهْلِ ۚۛ یَغْلِیْ فِی الْبُطُوْنِ ۙ كَغَلْیِ الْحَمِیْمِ ﴾ (پ۲۵، الدخان: ۴۳-۴۶) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تھوہڑ (ایک قسم کا خاردار زہریلا درخت جس میں سے دودھ نکلتا ہے) کا پیڑ گنہگاروں کی خوراک ہے، گلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں جوش مارے جیسا کھولتا پانی جوش مارے۔

ہوئے پانی کا پیالہ دیا جائے گا جسے دیکھ کر وہ اس کی طرف پیاسے اونٹ کی طرح لپکیں گے، لیکن اس پانی کی اتنی تپش ہوگی کہ جیسے ہی اسے اپنے منہ کے قریب کریں گے منہ کی کھال کٹ کر اس میں گر جائے گی اور جب اسے پئیں گے تو ان کی آنتوں کے ٹکڑے ہو کر پیچھے کے مقام سے بہیں گے۔ (1) یہ عذاب سہتے ہوئے جہنمیوں پر بے ہوشی بھی نہیں ہوگی اور نہ ہی انہیں موت آئے گی۔ ہمیں جہنم سے اللہ پاک کی پناہ مانگنی چاہیے، گناہوں سے بچنا چاہیے اور اچھے کام کرنے چاہئیں۔ اس طرح کی پوسٹوں کو آگے نہیں بڑھایا کریں بلکہ Delete کر دیا کریں، ہمارے ہاں یہ ماحول ہے کہ اس طرح کی افواہوں والی پوسٹوں پر Comment کرتے ہیں ایسا بھی نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اگر ایسی پوسٹوں پر مائنس Comment بھی کریں گے تو انہیں لذّت ملے گی کہ ”دیکھو میں نے کیسا بیوقوف بنایا! اور اب یہ جوش میں آکر مجھے برا بھلا کہہ رہے ہیں۔“ اس طرح کی افواہوں کی خبریں میڈیا پر تو چلتی نہیں ہیں لیکن بعض نادان مسلمان اس طرح کرتے ہوں گے کہ اپنے کسی دوست کو بھیج دیتے ہوں گے تاکہ وہ بھی مذمت کرے جبکہ جسے بھیجا ہوتا ہے وہ اتنا سمجھ دار نہیں ہوتا، یوں وہ آگے شیئر کر دیتا ہے اور اس طرح افواہیں پھیل رہی ہوتی ہیں۔ مجھے بھی آج ایک گرما گرم خبر ملی اور میں نے اپنے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی کو بھیجی تو انہوں نے مجھے تحقیق کر کے بتایا کہ اس خبر کی تردید جاری ہوگئی ہے اور یہ افواہ ہے۔

جھوٹی افواہیں پھیلانا سخت گناہ ہے

حدیثِ مبارکہ کا مفہوم ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”میں نے خواب دیکھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا: چلئے! میں اس کے ساتھ چل دیا۔ میں نے دو آدمیوں کو دیکھا، ان میں سے ایک کھڑا تھا اور دوسرا بیٹھا تھا، کھڑے ہوئے شخص کے ہاتھ میں لوہے کا زنبور تھا جسے وہ بیٹھے شخص کے ایک جبڑے میں ڈال کر اسے اتنا کھینچتا حتّٰی کہ گُدّی تک پہنچا دیتا پھر اسے نکالتا اور اسے دوسرے جبڑے میں ڈال کر کھینچتا، اتنے میں پہلے والا اپنی پہلی حالت پر لوٹ آتا، میں نے لانے والے شخص سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: یہ جھوٹی افواہیں پھیلانے والوں کا عذاب ہے۔“ (2) حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ روایت احیاء العلوم میں جھوٹ بولنے والوں کے عذاب

1 ...ترمذی، کتاب صفۃ جہنم، باب ما جاء فی صفۃ طعام أھل النار، ۴/۲۶۴، حدیث: ۲۵۹۵۔

2 ...مساوی الاخلاق للخرائطی، باب ما جاء فی الکذب...الخ، ص۷۶، حدیث: ۱۳۱۔

www.dawateislami.net

کے بارے میں نقل کی ہے۔[1] جو لوگ جھوٹی افواہیں پھیلاتے ہیں وہ کہیں کے نہیں رہیں گے انہیں چاہیے کہ وہ سچی توبہ کریں اور توبہ کے تقاضے پورے کریں اور یہ ذہن بنالیں کہ آئندہ اس طرح کے کلپ آنکھیں بند کرکے نہیں بھیجیں گے بلکہ پہلے کسی سمجھ دار سے مشورہ کرلیں گے۔ میری عادت یہ ہے کہ جو بھی بھیجتا ہوں پہلے سوچ لیتا ہوں کہ اس میں ثواب ملے گا یا نہیں؟ جب مجھے ایسا لگتا ہے کہ اس میں ثواب کی کوئی صورت نہیں ہے تو میں نہیں بھیجتا۔ کئی کلپ ایسے ہوتے ہیں جو لہو و لعب (یعنی کھیل کود) پر مشتمل ہوتے ہیں، حالانکہ اسلام میں صرف تین کھیلوں کی اجازت ہے (1) گھڑ سواری (2) تیر اندازی (3) ملاعبت۔[2] پہلے جہاد ہوتا تھا اور لوگ گھڑ سواری اور تیر اندازی کیا کرتے تھے لیکن اب ہمارے ہاں کوئی نہیں سیکھتا۔ حدیثِ مبارکہ میں ان تین کھیلوں کے علاوہ تمام کو باطل قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے جو ہمارے لہو و لعب اور ہنسی مذاق والے کلپ چل رہے ہوتے ہیں ان پر غور کرنا ہوگا کہ کہیں یہ لہو و لعب کے زمرے میں تو نہیں ہیں کیونکہ ان میں نہ کوئی نصیحت ہوتی ہے اور نہ کوئی اچھی نیت بنتی ہے۔ یہ سب باتیں ان کے لئے ہیں جو مذہبی ذہن رکھتے ہیں، جن کا ذہن مذہبی نہیں ہے وہ تو فلمیں وغیرہ اور نہ جانے کیا کیا چلاتے ہوں گے، لیکن جو مسلمان ہے وہ مذہبی بھی ہے کیونکہ مذہبِ اسلام آپ کے پاس ہے اس لئے گناہوں بھرے سلسلے چھوڑیں اور اسی طرح "چھوڑ فکر دنیا کی چل مدینے چلتے ہیں" یعنی مدینے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بتائے ہوئے راستے پر چلیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ اس راستے پر چلتے ہوئے جنت میں پہنچ جائیں گے، ورنہ پھر

بائیں رستے نہ جا مسافر سُن
مال ہے راہ مار پھرتے ہیں (حدائقِ بخشش)

"راہ مار" ڈاکو کو کہتے ہیں، شیطان بھی ڈاکو ہے اسے ہمارا مال نہیں چاہیے بلکہ یہ ہمارے ایمان پر ڈاکہ ڈالنا چاہتا ہے اور ہمیں اس سے اپنے ایمان کو بچا کر رکھنا ہے، ہمارے اعمال نامے میں گناہ نہیں ہونا چاہیے، کسی بھی طرح گناہوں سے بچتے

---

1 ...... احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، ۳/۱۶۶۔ احیاء العلوم (مترجم)، ۳/۴۰۹۔

2 ...... شعب الایمان، الحادی والاربعون، باب فی تحریم الملاعب والملاھی، ۵/۲۳۶، حدیث: ۶۴۹۶۔

www.dawateislami.net

ہوئے اور سنتوں پر عمل کرتے ہوئے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے جنت میں داخل ہونا ہے۔ سوشل میڈیا کی وجہ سے گناہوں میں بہت اضافہ ہوا ہے، پہلے کوئی افواہ ہوتی تھی تو چند لوگوں میں ہوتی تھی اور ختم ہو جاتی تھی اور دوسروں تک پہنچنا مشکل ہوتا تھا کیونکہ ہر ایک کے پاس موبائل نہیں ہوتا تھا بلکہ ہر گھر میں موبائل نہیں ہوتا تھا اور اس طرح افواہ زیادہ نہیں پھیلتی تھی لیکن اب تو ایک شیئر سے لاکھوں افراد تک پہنچ جاتی ہے تو غور کریں کہ اس کا کتنا گناہ ہوگا، کسی نے افواہ پھیلائی اور اس کے مرنے کے بعد بھی وہ افواہ چلتی رہی تو اس پر کتنا گناہ ہوگا! اس لئے آپ سب سے یہی التجا ہے کہ گناہوں بھرے کلپ نہ چلائیں اور نہ انہیں دیکھیں، اگر غلطی سے سامنے آجائے تو فوراً ہٹا دیں، اگرچہ نفس اسے دیکھنا چاہے لیکن نفس کو مارنا ہی تو کمال ہے کیونکہ:

نَنگ و اژدہا و شیر نر مارا تو کیا مارا
بڑے موذی کو مارا نفسِ امارہ کو گر مارا

یعنی آپ نے اگر مگرمچھ کو مارا یا جنگل کے شیر کو مار دیا تو کوئی کمال نہیں کیا کیونکہ کمال تو اس وقت ہوگا جب آپ نفسِ امارہ کو مارنے میں کامیاب ہو جائیں گے، یہ موذی مرتا نہیں ہے بلکہ بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ قابو میں آجائے۔

سرورِ دیں لیجے اپنے ناتوانوں کی خبر
نفس و شیطاں سیّدا کب تک دَباتے جائیں گے　(حدائقِ بخشش)

والدین کے انتقال کے بعد بہن بھائیوں کا آپس میں کیا کردار ہونا چاہیے؟

سُوال: والدین کے انتقال کے بعد بہن بھائیوں کو آپس میں کس طرح رہنا چاہیے؟ اس حوالے سے تربیت فرما دیجئے۔

(محمد عارف عطاری۔ حیدر آباد)

جواب: جب والدین کا انتقال ہو جاتا ہے تو گھر کے بڑے بہن بھائیوں پر ذمہ داری بڑھ جاتی ہے۔ بڑی بہن ماں کی جگہ لیتی ہے اور بڑا بھائی باپ کی جگہ لیتا ہے۔ البتہ بڑے بھائی یا بہن پر یہ ذمہ داری شرعی طور پر نہیں ہوتی بلکہ صرف اخلاقی

طور پر ذمہ داری بنتی ہے، لیکن یاد رہے! رشتے داروں سے صلہ رحمی کرنا واجب اور قطعِ رحمی کرنا حرام ہے۔[1] اگر کبھی رشتے داروں کو ضرورت پڑے تو ان کی مدد کرنا ضروری ہے۔ اگر ایک دوسرے کے ساتھ تعاوُن کرتے رہیں گے تو محبت بھرا ماحول رہے گا، ورنہ سب بکھر جائیں گے۔ والدین کے انتقال کے بعد جو کنوارے بہن بھائی ہوتے ہیں انہیں زیادہ تکلیف کا سامنا ہوتا ہے، جبکہ شادی شدہ بہن بھائیوں کو والدین کے انتقال سے اتنا نقصان نہیں ہوتا۔

پُوری، پراٹھے کو چُھری سے کاٹنا کیسا؟

سُوال: پُوری، پراٹھے کو چُھری سے کاٹا جاتا ہے، کیا اِس طرح کرنے سے رِزق کی بے حُرمتی نہیں ہو گی؟

جواب: بعض چیزیں دانتوں سے کُترتے ہیں اور پھر کھاتے ہیں، کیا یہ بے اَدَبی نہیں ہے!! اگر یہ بے اَدَبی نہ ہو تو چُھری سے کاٹنا بھی بے اَدَبی نہیں ہے۔ بکرا چُھری سے کاٹتے ہیں، پھر اس کی بوٹیاں بھی چُھری ہی سے کاٹتے ہیں۔ پھل اور سبزیاں بھی چُھری ہی سے کاٹی جاتی ہیں، اگر روٹی چُھری سے کاٹ دی تو کیا پریشانی کی بات ہے!!

کیا تمام دُرُودِ پاک برابر ہیں؟

سُوال: سب سے چھوٹا دُرُود شریف بتا دیجئے جسے میں آسانی سے پڑھتا رہوں۔

جواب: سُوال میں الفاظ استعمال کئے گئے "سب سے چھوٹا دُرُود شریف" حالانکہ کوئی بھی دُرُود شریف چھوٹا نہیں ہوتا۔ جس کلام میں اللہ اور اُس کے پیارے نبی کا نام آگیا وہ چھوٹا کیسے ہو سکتا ہے!! اِس لئے تمام دُرُودِ پاک بڑے ہیں۔ البتہ بعض دُرُودِ پاک ایسے ہیں جن میں اَلفاظ کم ہوتے ہیں اور بعض میں اَلفاظ زیادہ ہوتے ہیں۔ کم الفاظ والے دُرُود شریف جیسے "صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد" "صَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِی" اور "صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم" یا اس طرح کے دُرُود وسلام کے صیغے ہوتے ہیں۔ اِن میں سے جو بآسانی پڑھ سکتے ہیں وہ پڑھنے کی عادت بنالیں، البتہ صیغے بدل بدل کر دُرُود شریف پڑھنا چاہیے کہ اس سے شوق بڑھتا ہے، جیسے نماز میں سورتیں بدل بدل کر پڑھنے سے خشوع پیدا ہوتا ہے۔ اس ہفتے کے رسالے "دُرُود شریف کی بَرَکتیں" کا مطالعہ فرمائیں، اِنْ شَآءَ اللّٰه دُرُود شریف پڑھنے کا شوق بڑھے گا۔

---

1 ...بہار شریعت، ۳/۵۵۸، حصہ:۱۶۔

www.dawateislami.net

سب سے افضل دُرُود کون سا ہے؟

سُوال: سب سے افضل دُرُودِ پاک کون سا ہے؟ نیز مجھے کون سا دُرُودِ پاک پڑھنا چاہیے؟

جواب: سب سے افضل دُرود شریف "دُرودِ اِبراہیمی" ہے۔[1] لیکن اس میں صرف دُرُود ہے، اِسے صرف نماز میں پڑھا جائے، اس کے علاوہ اگر دُرودِ ابراہیمی پڑھتے ہیں تو ثواب کا کام ہے، لیکن اِس کے ساتھ ساتھ سلام بھی پڑھ لینا چاہیے۔ ایسے دُرُودِ پاک پڑھنے چاہئیں کہ جن میں سلام بھی ہو جیسے: "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ" اس کے آخر میں سلام ہے۔ قرآنِ پاک میں بھی دُرود کے ساتھ سلام آیا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾[2] (ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو)۔ اِس لئے اگر دُرُودِ پاک میں سلام بھی ہو تو زیادہ اچھا ہے۔

کیا پیارے آقا کے دیدار کے لئے کوئی مخصوص دُرُودِ پاک ہے؟

سُوال: کیا کوئی مخصوص دُرُودِ پاک ہے جس کے سبب پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دیدار ہو سکے؟

جواب: "مَدَنی پنج سُورہ" صفحہ نمبر 167 پر ہے: "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ وَعَلٰى جَسَدِهٖ فِي الْاَجْسَادِ وَعَلٰى قَبْرِهٖ فِي الْقُبُوْرِ" نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اُس کو خواب میں میری زیارت ہو گی اور جس نے خواب میں مجھے دیکھا وہ مجھے قیامت کے دن بھی دیکھے گا اور جو مجھے قیامت کے دن دیکھ لے گا میں اُس کی شفاعت کروں گا اور میں جس کی شفاعت کروں گا وہ حوضِ کوثر سے پانی پئے گا اور اُس کے جسم کو اللہ پاک دوزخ پر حرام کر دے گا۔[3]

نیکیوں پر اِستقامت کیسے حاصل ہو؟

سُوال: جب میں مَدَنی چینل دیکھتا ہوں تو آپ کا کلام مجھ پر اثر انداز ہوتا ہے، لیکن جب ٹی وی بند کر کے کسی اور کام میں

---

1. فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۱۸۳۔
2. پ۲۲، الاحزاب: ۵۶۔
3. کشف الغمۃ عن جمیع الامۃ، کتاب الطب، باب جامع لفضائل الذکر بجمیع انواعہ...الخ، ۱/ ۳۲۵۔

www.dawateislami.net

مصروف ہوتا ہوں تو اس کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔ کوئی ایسا طریقہ بتادیجئے جس سے آپ کی بات کا اثر بعد میں بھی باقی رہے اور ہم اس پر عمل کرتے رہیں۔ (عابد۔ اسٹیج آرٹسٹ)

جواب: جیسی بیماری ہوتی ہے ویسا ہی علاج کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات ہلکا سا بخار ہوتا ہے جو ایک آدھ گولی کھانے سے اتر جاتا ہے۔ جب بخار بڑھ جاتا ہے تو ڈاکٹر کے مشورے کے مطابق دوائی استعمال کرنی ہوتی ہے اور کبھی اینٹی بائیوٹک بھی دینی پڑتی ہے حتّٰی کہ بعض اوقات تو ہسپتال میں ایڈمٹ بھی کر دیا جاتا ہے، اِس لئے پہلے اپنے مرض کی تشخیص کیجئے، پھر اپنا علاج کیجئے۔ جیسے کسی کے پاؤں میں کانٹا چبھ گیا تو وہ مرہم لگائے اور پین کلر کھالے تو اسے وقتی طور پر آرام آجائے گا لیکن جب تک پاؤں سے کانٹا نہیں نکالے گا اُس کا زخم نہیں بھرے گا۔ اب آپ خود ہی سمجھ جائیں کہ آپ کا علاج کیا ہے!! جب تک کانٹا نہیں نکالیں گے آپ کا زخم نہیں بھرے گا، اِس لئے آپ توبہ کریں، فیضانِ مدینہ تشریف لے آئیں، مدنی قافلوں میں سفر کریں اور ”فیضانِ نماز کورس“ کے ذریعے نماز سیکھیں، مزید یہ کہ دُرُستی کے ساتھ قرآنِ پاک پڑھنا سیکھنے کے لئے بھی کوشش کریں، اِنْ شَآءَ اللہ آپ کے مرض کا علاج ہو جائے گا۔ فیضانِ مدینہ آئیں، توبہ کرتے رہیں اور توبہ کے لئے یہ شرط ہے کہ اس گناہ کو چھوڑ دیا جائے اور پکا عہد ہو کہ وہ گناہ میں آئندہ نہیں کروں گا۔[1] دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے، اِنْ شَآءَ اللہ آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے پیچھے جنّت میں چلیں گے۔

فرضِ کفایہ کسے کہتے ہیں؟

سُوال: فرضِ کفایہ کسے کہتے ہیں اور یہ کب ادا ہوتا ہے؟

جواب: فرضِ کفایہ یہ ہوتا ہے کہ کچھ لوگ ادا کرلیں تو سب کے ذِمّے سے اُتر جاتا ہے، جیسے نمازِ جنازہ پڑھنا فرضِ کفایہ ہے، جتنے مسلمانوں کو جنازے کی اطلاع ملی ان میں سے چند مسلمانوں نے نمازِ جنازہ ادا کرلی تو سب کے ذِمے سے فرض اتر گیا، لیکن اگر کسی ایک نے بھی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی تو سب گناہ گار ہوں گے۔[2] اِسی طرح ”سنّت عَلَی

1 ...... رِیاض الصالحین، باب التوبة، ص ۵۔

2 ...... فتاویٰ ھندیة، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس، ۱/ ۱۶۲۔

الکفایۃ" ہوتا ہے، جیسے رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنا "سنتِ مؤکدہ علی الکفایۃ" ہے، اگر پورے شہر میں سے کچھ لوگ اعتکاف کرلیں گے تو بقیہ لوگوں سے سنّت ساقط ہوجائے گی، لیکن اگر کوئی ایک بھی اعتکاف نہیں کرے گا تو سارا شہر سنّت ترک کرنے کا مجرم ہوگا۔[1]

کیا برف کو ایمان کا گواہ بنا سکتے ہیں؟

سُوال: آپ درختوں، پہاڑوں اور پودوں کو اپنے ایمان کا گواہ بناتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟ نیز کیا ہم برف کو اپنے ایمان کا گواہ بنا سکتے ہیں؟ (ابو البنتین حاجی محمد حسان عطاری)

جواب: میری حکمت تو آپ نے خود ہی بیان کردی کہ میں اپنے ایمان پر گواہ بناتا ہوں۔ قیامت میں درخت و دیوار اور ہر چیز انسان کے نیک اور برے اعمال کی گواہی دے گی،[2] زمین کے جس حصے میں نماز پڑھیں گے وہ حصّہ بھی گواہی دے گا، چنانچہ "فیضانِ نماز" صفحہ نمبر 178 پر ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ہر صبح و شام زمین کا ایک ٹکڑا دوسرے (یعنی اپنے پڑوسی ٹکڑے) کو پکارتا ہے: آج تجھ پر کوئی نیک بندہ گزرا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذِکرُ الٰہی کیا؟ اگر وہ "ہاں" کہے تو (سُوال کرنے والا ٹکڑا) اُس کے لئے اِس سبب سے اپنے اوپر بزرگی (یعنی بڑا پن) تصور کرتا ہے۔"[3] یعنی یہ ٹکڑا مجھ سے اچھا رہا، کیونکہ مجھ پر کسی نے نہ نماز پڑھی نہ ذکر کیا جبکہ یہ ٹکڑا مجھ سے بہتر رہا۔ حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "جو بندہ زمین کے ٹکڑوں (یعنی حصّوں) میں سے کسی بھی ٹکڑے (یعنی حصّے) پر سجدہ کرتا ہے تو وہ زمین کا ٹکڑا بروزِ قیامت اس (سجدہ کرنے والے) کے حق میں گواہی دے گا اور اس کی موت کے دن اس پر روئے گا۔"[4] اے عاشقانِ نماز! زمین کے حصّوں کی خوشی اور اُس حصے کو اپنی نماز کا گواہ بنانے کی نیّت سے جہاں جہاں ممکن ہو جگہ بدل بدل کر نماز پڑھنی مناسب ہے، مثلاً ایک جگہ فرض

(1) دُرِمختار مع ردالمحتار، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ۳/۴۹۵۔

(2) ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ: اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ، ۵/۲۳۳، حدیث: ۳۳۶۴۔ مراٰۃ المناجیح، ۷/۳۷۷۔

(3) معجم اوسط، ۱/۱۷۱، حدیث: ۵۶۲۔

(4) الزھد لابن المبارک، ص ۱۱۵، رقم: ۳۴۰۔ البدور السافرۃ، ص ۲۸۱، رقم: ۸۲۸۔

www.dawateislami.net

پڑھے تو سنتیں وہاں سے ہٹ کر پڑھ لیں، یوں ہی نفل بھی جگہ بدل کر پڑھ لیں، اس طرح اِنْ شَآءَ اللہ یہ حصّے قیامت کے دن نمازوں کی گواہی دیں گے۔ حضرتِ سَیِّدُنا مُجَمِّع تَیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بیتُ المال کی صفائی کرواتے، پھر اُس میں اِس اُمّید پر نماز ادا فرماتے کہ بروزِ قیامت یہ جگہ ان کے حق میں گواہی دے۔[1]

(اس موقع پر مفتی حسان صاحب نے فرمایا:) قرآنِ پاک کی آیت مبارکہ ہے: ﴿یَوْمَىٕذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا﴾[2] (ترجمۂ کنزالایمان: اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی)۔ ترمذی شریف کی حدیث مبارکہ ہے کہ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت ﴿یَوْمَىٕذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا﴾ تلاوت فرمائی، پھر ارشاد فرمایا: "کیا تم جانتے ہو زمین کی خبریں کیا ہیں؟ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: بے شک زمین کی خبریں یہ ہیں کہ وہ زمین کل بروزِ قیامت ہر مَرد اور عورت کے اُن اعمال کی گواہی دے گی جو انہوں نے اس کی پیٹھ پر کیے اور وہ زمین کہے گی: تو نے فلاں دن یہ عمل کیا اور فلاں دن فلاں کام کیا۔ یہ ہیں اس کی خبریں۔"[3]

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) ایک بزرگ کا واقعہ ہے کہ ایک مکان کے قریب سے گزرے تو انہیں بچپن میں کیا ہوا گناہ یاد آ گیا تو وہ بزرگ زمین پر تشریف لے آئے اور بے ہوش ہو گئے، جب ہوش آیا اور پوچھا گیا کہ کیا ہو گیا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: "اس مکان میں بچپن میں مجھ سے گناہ ہو گیا تھا، وہ مجھے یاد آ گیا ہے۔"[4] اللہ کریم عافیت نصیب فرمائے۔ برف کو بھی اپنے ایمان کا گواہ بنا سکتے ہیں، اگرچہ یہ پانی ہو جائے گی۔ اِسی طرح پتّھروں اور پہاڑوں کو بھی فنا ہو گی، کیونکہ ﴿كُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ﴾[5] (ترجمۂ کنزالایمان: زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے)۔ بہر حال برف کو اگر ایمان پر گواہ بنایا تو گواہی دے گی۔

1. الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، علی بن ابی طالب الھاشمی، ۳/۲۱۱۔
2. پ۳۰، الزلزلۃ:۴۔
3. ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ: اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ، ۵/۲۳۳، حدیث:۳۳۶۴۔
4. احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، ۴/۲۲۹۔ احیاء العلوم (مترجم)، ۴/۵۴۸۔ تنبیہ المغترین، ص ۵۴۔
5. پ۲۷، الرحمٰن:۲۶۔

www.dawateislami.net

والدین کے انتقال کے بعد پہلے کس کی قبر پر حاضری دی جائے؟

سُوال: میرے والدین کا انتقال ہو چکا ہے۔ میں قبرستان جاتے ہوئے ان میں سے پہلے کس کی قبر پر حاضری دوں؟

جواب: (اس موقع پر مفتی حسان صاحب نے فرمایا:) جس کی قبر پہلے آتی ہو اس کی قبر پر حاضری دے دیں، چھوڑ کر آگے جانا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) والدین کی قبروں کے علاقے مختلف ہوتے ہیں اور بعض اوقات شہر مختلف ہوتے ہیں، جیسے کسی کے والد صاحب کراچی میں مدفون ہوں اور امّی لاہور میں مدفون ہوں تو جس کی قبر پہلے ہوگی اس پر حاضری دے دیں۔ میرے والد صاحب جدّہ شریف میں دفن ہوئے اور میری والدہ کراچی کے میوہ شاہ قبرستان میں مدفون ہیں۔ اب تو میرے والد صاحب کی قبر بھی نہیں ملے گی، کیونکہ جب میرے والد صاحب کا انتقال ہوا تو میں ڈیڑھ دو سال کا تھا، مجھے کچھ پتا نہیں تھا، بس سنا ہے کہ حج کے لئے گئے تھے اور منیٰ میں لُو لگی جس کے بعد وہ لاپتا ہو گئے تھے اور بعد میں ہسپتال سے ملے تھے، لیکن وہاں وہ زندہ نہیں رہ سکے اور وفات پا گئے۔ اللہ پاک میرے والدین کو غریقِ رحمت فرمائے۔ بہر حال اگر والد صاحب کی قبر پر پہلے جانا ضروری ہوتا تو والدہ کی قبر پر کبھی بھی نہیں جا سکتا تھا۔

والدہ ناراض ہوں تو کیا کریں؟

سُوال: میں گھر کا سارا کام کرتی ہوں، لیکن اس کے باوجود میری والدہ مجھ سے کبھی راضی نہیں ہوتیں۔ اس بارے میں میری راہ نمائی فرمائیں کہ میں کیا کروں؟

جواب: اللہ پاک آپ کی امی کو آپ سے راضی کر دے۔ عوام میں گفتگو کا رَف لہجہ بہت بڑھ گیا ہے۔ آپ اپنے اندازِ گفتگو پر غور کر لیں، ہو سکتا ہے کوئی بات ناگوار لگ گئی ہو۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بات درست ہوتی ہے، پھر بھی لہجہ دل پر چوٹ کر جاتا ہے، جیسے تیز تیز بولنا وغیرہ۔ البتہ ماں کی ممتا مشہور ہے اور عموماً ماں بیٹی کے درمیان محبت زیادہ ہوتی ہے۔ اگر ایسا ہے کہ آپ کا اندازِ گفتگو بھی درست ہے اور آپ اپنی ماں کو رو رو کر عرض کرتی ہیں تب بھی آپ کی والدہ نہیں مانتیں تو دعا کی

www.dawateislami.net

جا سکتی ہے کہ اللہ کرے کہ آپ کی والدہ آپ پر شفقت کریں، لیکن اگر آپ کا انداز سخت ہے تو اس کی اصلاح فرمائیں، اللہ پاک ماں بیٹی کے درمیان صلح کی صورت نکالے۔ بہر حال والدہ کی خدمت کرتی رہیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ کبھی نہ کبھی آپ کی والدہ راضی ہو جائیں گی۔

(رُکنِ شوریٰ حاجی ابو الحسن محمد امین عطاری نے عرض کی:) آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ آج کل کے دور میں ماں باپ کو اپنی اولاد سے کتنی دیر تک ناراض رہنا چاہیے؟

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) "آج کل" کے بارے میں سوالات کئے جاتے ہیں حالانکہ آنے والا کل اور گزشتہ کل سب ایک ہی ہیں۔ ماں باپ، بیٹا بیٹی اور سبھی کے لئے احادیثِ مبارکہ میں احکامِ شریعت بیان کر دیئے گئے ہیں۔ حدیثِ مبارکہ میں جس کی تعریف کی گئی ہے وہ ایسا شخص ہے جسے غصّہ دیر سے آئے اور جلدی چلا جائے۔[1] اب ماں باپ غور کر لیں کہ بچے نے کچھ کیا اور غصّہ آ گیا تو غصّہ دیر سے آیا تھا یا جلدی آیا تھا؟ اگر جلدی آیا تو مذمت ہے اور پھر غصہ جا ہی نہیں رہا تو حدیث پاک میں اس کی بھی مذمت ہے۔ اس لئے ایسا ذہن بنائیں کہ اگر غصہ آئے تو دیر سے اور جلدی چلا جائے، اس سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ اولاد سے محبت بڑھے گی۔ ورنہ اگر بار بار غصہ کریں گے، اپنی اولاد کو ڈانٹتے رہیں گے اور لفٹ نہیں کروائیں گے تو آپ کی اولاد پر کوئی اور ہاتھ رکھ دے گا۔ کئی نوجوانوں کو یہ کہتے ہوئے سنتے ہیں کہ "مجھے ماں باپ کا پیار نہیں ملا" جبکہ بعض یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں "ماں تو اچھی تھی، ماں نے بڑا پیار دیا لیکن میرا باپ مجھے پوچھتا بھی نہیں تھا اور میری ماں کو بھی جھاڑتا تھا۔" آپ کی اولاد مرنے کے بعد آپ کی برائی کیوں کرے، بلکہ جیتے جی بھی کیوں کرے!! اس لئے اولاد کے ساتھ اپنا انداز شریعت کے مطابق رکھنا چاہیے۔

---

1 ...... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "سنو! اولادِ آدم کو مختلف دَرَجوں پر پیدا کیا گیا، ان میں سے بعض وہ ہیں جن کو غصہ دیر سے آتا ہے لیکن جلدی ختم ہو جاتا ہے اور بعض کو غصہ جلدی آتا ہے اور جلدی ہی ختم ہو جاتا ہے تو یہ برابر برابر ہیں۔ بعض کو غصہ جلدی آتا ہے لیکن دیر سے ختم ہوتا ہے، ان میں سے بہتر وہ لوگ ہیں جن کو غصہ دیر سے آتا ہے اور جلدی ختم ہو جاتا ہے اور ان میں سے برے لوگ وہ ہیں جن کو غصہ جلدی آتا ہے لیکن دیر سے ختم ہوتا ہے۔

(ترمذی، کتاب الفتن، باب ما اخبر النبی اصحابہ... الخ، ۴/۸۱، حدیث:۲۱۹۸)

www.dawateislami.net

کورونا وائرس سے حفاظت کا وظیفہ

سُوال: کورونا وائرس سے بچنے کا وظیفہ بیان فرما دیجئے۔(حمزہ بن مفتی حسان عطاری)

جواب: وَبا کے دنوں میں جو اللہ پاک کا صفاتی نام "اَلْحَکِیْمُ" 88 بار پڑھ لے وہ اس وَبائی مرض سے محفوظ رہے گا۔ وَبا صرف کورونا نہیں ہے، کوئی بھی بیماری پھیل رہی ہو اسے وَبا کہا جاتا ہے۔

سوشل میڈیا پر کئے جانے والے اعتراضات کا جواب کیوں نہیں دیا جاتا؟

سُوال: سوشل میڈیا پر آپ کے بیانات پر اعتراضات کئے جاتے ہیں اور آپ ان کا جواب نہیں دیتے، لیکن کوئی نہ کوئی جواب دے دیتا ہے، کیا آپ یا آپ کی شوریٰ نے کسی کو اس کام کے لئے مختص کیا ہوا ہے؟

جواب: مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میں نے اپنی زندگی میں کبھی کسی کو کہا ہو کہ مجھ پر یہ اعتراض کیا گیا ہے اس کا جواب دو۔ یہ ہمارا کام بھی نہیں ہے، کسی نے اگر میرے بارے میں کچھ لکھا اور پھر میں نے اس کا جواب دیا تو میرے جواب پر بھی جواب آئے گا اور جس وقت سوشل میڈیا بھی نہیں آیا تھا اس وقت سے میری یہ پالیسی ہے کہ حتی الامکان میں جواب نہیں دیتا کیونکہ مجھے ایسا لگتا ہے کہ جواب دینے سے بہتر ہے کہ میں کسی کو نماز سکھا دوں، جن لوگوں کا کام اعتراضات کرنا ہے وہ اعتراضات کرتے رہیں میرا کام نیکی کی دعوت دینا ہے میں نیکی کی دعوت دے رہا ہوں۔ اعتراض کا جواب دینے سے کام مزید اُلجھ کر رہ جاتا ہے۔ بعض اوقات مجھے اعتراضات کی لسٹیں بھی ملتی ہیں لیکن کئی مرتبہ تو میں انہیں پڑھتا بھی نہیں ہوں کیونکہ اتنا وقت نہیں ہوتا، ویسے اعتراض کرنے والے تو اللہ، رسول اور صحابہ کرام پر اعتراض کر دیتے ہیں۔ اعتراض کرنے والوں کا مقصد اصلاح کرنا نہیں ہوتا کیونکہ جس نے اصلاح کرنی ہوگی وہ سوشل میڈیا پر پوسٹ نہیں ڈالے گا بلکہ تنہائی میں انفرادی کوشش کرے گا جیسے مجھے کسی کے بارے میں پتا چلا کہ آج اس نے فجر کی نماز نہیں پڑھی تو اب میں اصلاح کے لئے سوشل میڈیا پر پوسٹ ڈال دوں کہ فلاں صاحب نے آج فجر کی نماز نہیں پڑھی تو کیا اس کی اصلاح ہو جائے گی؟ اور وہ اس پوسٹ کی وجہ سے مصلّٰی لے کر مسجد میں جا کر بیٹھ جائے گا؟ ہرگز نہیں! بلکہ وہ مجھ سے بری طرح بدظن ہو جائے گا۔ اس کی اصلاح کے لئے آپ بھی یہی کہیں گے کہ اسے فون کر لیتے یا براہِ راست اس سے مل کر نماز کے متعلق دو حدیثیں بیان کر دیتے۔ میں اس بات کا قائل نہیں

ہوں کہ میں غلطیاں نہیں کرتا بلکہ میں بھی غلطیاں کرتا ہوں اور جب غلطی کے بارے میں معلوم ہوتا ہے میں لاکھوں لوگوں کے سامنے کہہ دیتا ہوں کہ "میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں یا اس بات کو نکال دینا" اور اس طرح اپنے الفاظ واپس لینے سے میں چھوٹے باپ کا نہیں ہو جاتا بلکہ اللہ کی رحمت سے میری عزت بڑھتی ہی چلی جارہی ہے۔

بہر حال اگر مجھ سے واقعی کوئی بھول ہوگئی ہے تو سوشل میڈیا پر واویلا کرنے کے بجائے مجھ سے رابطے کی کوئی صورت بنائیں کیونکہ مجھ سے رابطہ کرنا ناممکن تو نہیں ہے، پھر اس پر بھی غور کرلیں کہ کیا آپ پر میری اصلاح کرنا واجب ہے؟ آپ کے اطراف میں کتنے لوگ ایسے ہوں گے جو شرعی غلطیاں کرتے ہوں گے، ان میں سے کتنوں کو آپ نے سمجھایا ہے؟ آج کل ہر ایک غیبت کررہا ہوتا ہے کیا کبھی کسی ایک کو یہ سمجھایا ہے کہ بھائی غیبت کرنا گناہ ہے، اسی طرح کیا کسی کو اس طرح سمجھایا ہے کہ "مسجد میں جماعت ہورہی تھی اور آپ باتوں میں مشغول تھے اور جماعت نکال دی جبکہ جان بوجھ کر جماعت ترک کرنا گناہ ہے۔" بس الیاس قادری کی اصلاح کرنے کے لئے سوشل میڈیا سنبھالا ہوا ہے۔ آپ ایمان داری سے بتائیں کہ کیا میں واجبی سی بات نہیں کررہا؟ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ میں خطا نہیں کرتا، میں خطا کرتا ہوں اور آئندہ بھی خطاؤں سے بچنے کی گارنٹی نہیں ہے کیونکہ میں معصوم نہیں ہوں، معصوم تو انبیا اور فرشتے ہوتے ہیں،[1] اسی لئے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے علاوہ ہم جیسے لوگوں کے لئے یہ محاورہ بولا جاتا ہے کہ "اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِّنَ الْخَطَایَا وَالنِّسْیَانِ"[2] یعنی انسان خطاؤں اور بھول کا مجموعہ ہے۔ اس لئے آئندہ بھی بھول نہ ہونے کی گارنٹی نہیں لے سکتے، البتہ اگر اللہ پاک محفوظ رکھے تو اس کے خزانے میں کیا کمی ہے! جو حضرات انہیں جواب دیتے ہیں ان کے بارے میں میرا حسنِ ظن یہ ہے کہ وہ میرے بارے میں یہ سمجھتے ہوں گے کہ الیاس قادری دین کی خدمت کرتا ہے اور کسی کو جواب نہیں دیتا کیونکہ اس کے پاس ٹائم نہیں ہوتا" پھر انہیں دعوتِ اسلامی کا کام اچھا لگتا ہوگا اور یہ سمجھتے ہوں گے کہ اس تحریک کے کام میں رکاوٹ نہیں ہونی چاہیے، لوگ اس سے بد ظن نہیں ہونے چاہئیں ورنہ لوگوں میں عمل اور عقیدے کی خرابی کے امکانات ہیں۔ دین کی محبت، سنیت کے مفاد اور مسلکِ اعلیٰ حضرت کے اِحیا کے لئے یہ لوگ میری اور

---

1 ...بہارِ شریعت، ۱/۳۸، حصہ:۱۔

2 ...روح البیان، پ:۱۱، سورۃ التوبۃ، ۳/۵۴۸، تحت الآیۃ: ۱۲۹-۱۳۰ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

دعوتِ اسلامی کی حمایت کرتے ہیں۔ میں ان کو جانتا بھی نہیں ہوتا نہ ہی کبھی ملاقات کی ہوتی ہے اور نہ ہی کبھی انہیں پیسے دیئے ہیں اور نہ ان کی واہ واہ کرتا ہوں لیکن جو لوگ میرے اور دعوتِ اسلامی کے لئے اتنے اچھے جذبات رکھتے ہیں اسے دیکھ کر مجھے خوشی ہوتی ہے اور ان کے لئے میری یہ دعا ہے کہ جو لوگ اللہ پاک کی رضا کے لئے ایسا کر رہے ہیں اور ان کے بیان میں کوئی شرعی خرابی نہیں ہوتی اللہ پاک انہیں اجرِ عظیم عطا فرمائے اور ان کی بے حساب مغفرت فرمائے لیکن میری یہ دعا اور خوشی صرف اسی صورت میں ہے جب کہ شریعت کے مطابق تائید ہو۔ یہ غیبی مدد ہوتی ہے اللہ پاک مدد گار پیدا کر دیتا ہے، ان کے لئے دعا کرنا میرا اخلاقی فرض ہے۔ اللہ پاک انہیں دین کی خدمت کرنے کے لئے حوصلہ اور ہمّت دے۔ عموماً اصلاح کرنے میں لوگوں کا رف انداز ہوتا ہے حالانکہ اس انداز سے اصلاح نہیں ہوتی، سامنے والے کو سمجھانے میں اصلاح کی نیت بھی ہو۔

حضرتِ سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”جس نے اپنے مسلمان بھائی کو (تنہائی میں) سمجھایا اس نے اسے نصیحت کی اور زینت بخشی اور جس نے سب کے سامنے سمجھایا اس نے اسے رُسوا اور بدنام کیا۔“[1] حضرتِ سَیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: کیا آپ اس شخص کو پسند کرتے ہیں جو آپ کو آپ کے عیبوں پر خبردار کرے؟ ارشاد فرمایا: اگر تنہائی میں نصیحت کرے تو پسند ہے اور اگر سرِعام سمجھائے تو ناپسند ہے۔[2] اس دور میں تو پانچ دس کے سامنے سمجھاتے ہوں گے لیکن آج کل تو پانچ دس کیا سوشل میڈیا پر لاکھوں کے سامنے سمجھاتے اور رُسوا کرتے ہیں۔ میں اگر اپنی غلطی قبول کروں اور اس سے رجوع بھی کرلوں، لیکن آپ نے سب کے سامنے مجھے رُسوا تو کر دیا حالانکہ میری تو غلطی بھی شرعی نہیں ہے۔ اس لئے جب تک شرعاً واجب نہ ہو جائے اس وقت تک سوشل میڈیا پر کسی کے خلاف بات نہ کی جائے۔ یہ سب باتیں میں آپ لوگوں کی بھلائی کے لئے کر رہا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میری ایسی عادت نہیں کہ میں لوگوں کو رُسوا کرتا پھروں اور میرے پاس اتنا ٹائم بھی نہیں ہوتا کہ میں یہ سب کر سکوں کیونکہ اللہ کی رحمت سے میرے پاس کام اتنا ہے کہ پورا نہیں ہوتا۔ بعض اوقات غلط فہمی کی وجہ سے سمجھاتے ہوں گے اور پھر بعض اوقات برا چرچا پھیلتا ہوگا،

1 احیاء العلوم، کتاب آداب الالفۃ والاخوۃ...الخ، الباب الثانی، ۲/ ۲۲۷۔ احیاء العلوم (مترجم)، ۲/ ۶۶۰۔ تنبیہ الغافلین، ص ۹۴۔

2 احیاء العلوم، کتاب آداب الالفۃ والاخوۃ...الخ، الباب الثانی، ۲/ ۲۲۷۔ احیاء العلوم (مترجم)، ۲/ ۶۶۰۔

www.dawateislami.net

غیر مسلم مسلمانوں پر ہنستے ہوں گے کہ اب ان کی مخالفت کی ضرورت نہیں ہے یہ آپس میں ہی ایک دوسرے کو بدنام کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ کئی لوگ تو اسلام کی خدمت کرنے والی تحریک دعوتِ اسلامی کو توڑنے کے پیچھے لگے ہوئے ہیں، لیکن اِنْ شَآءَ اللّٰه یہ نہیں ٹوٹے گی۔

تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے

جب تک دعوتِ اسلامی پر اللہ و رسول کا کرم ہے دعوتِ اسلامی نہیں ٹوٹے گی اور اِنْ شَآءَ اللّٰه یہ کرم رہے گا۔ جو لوگ خوامخواہ لوگوں کو بدنام کرتے ہیں اور جن باتوں پر کوئی شرعی گرفت نہیں ہوتی ان باتوں پر اعتراضات کرتے اور بدنام کرتے پھرتے ہیں انہیں قرآن کریم کے اس حکم سے ڈرنا چاہیے۔ چنانچہ پارہ 18، سورۃ النور کی آیت نمبر 19 میں اللہ پاک کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌۙ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِؕ﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بُرا چرچا پھیلے ان کے لئے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں)۔ "غیبت کی تباہ کاریاں" صفحہ نمبر 455 پر ہے: بعض لوگ بہت ہی جھگڑالو طبیعت کے مالک ہوتے ہیں، خوامخواہ غیبتیں کرتے، چغلیاں کھاتے، تنقیدیں کرتے، بال کی کھال اُتارتے، بات بات پر فسادات برپا کرتے اور مسلمانوں کے لئے اِیذاء کا باعث بنتے رہتے ہیں، ایسے لوگوں کو ڈر جانا چاہیے کہ پارہ 30 سُوْرَۃُ الْبُرُوْج کی آیت نمبر 10 میں اللہ پاک کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ لَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِؕ۝۱۰﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: بے شک جنہوں نے اِیذا دی مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو پھر توبہ نہ کی اُن کے لئے جہنّم کا عذاب ہے اور اُن کے لئے آگ کا عذاب)۔ جسے بدنام کیا جائے گا اسے ایذا ہو گی، جیسے میرے خلاف لکھتے ہیں حالانکہ میں نے کسی کا کیا بگاڑا ہے! پھر بھی سوشل میڈیا پر بدنام کرتے ہیں۔ ابھی میں یہ باتیں کر رہا ہوں تو انہیں مزہ آ رہا ہو گا کہ ہماری باتوں سے یہ چڑ گیا ہے۔ تو ایسا نہیں ہے، چڑیں میرے دشمن! میں تو ان چیزوں کا پرانا عادی ہوں، کئی دفعہ ماریں بھی کھائی ہیں ان سے بھی بدلہ نہیں لیا، لوگوں نے انتقام لینے کی اجازتیں مانگی ہیں لیکن میں نے منع کیا کیونکہ ہم تو ان کے غلام ہیں جن کی شان یہ ہے کہ اگر ان کی بارگاہ میں دشمن آ جاتا تو اس کے لئے چادر بچھا دیتے تھے، مار دھاڑ کرنا، انتقام لینا میری ڈکشنری میں نہیں ہے۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰه میرا کردار دنیا کے سامنے ہے، اگر میں ایسا ہوتا تو کروڑوں مسلمان دعوتِ اسلامی میں کیسے آتے!! مار دھاڑ، لڑائی جھگڑا اور ہڑتالیں کرنا دعوتِ اسلامی کا کام نہیں ہے، ہم کسی ریلی میں شامل نہیں ہوتے۔ ہماری ریلی جشنِ ولادت کے جلوس میں ہوتی ہے، اس کے علاوہ مختلف بزرگوں کے ایام میں اپنی چار دیواری میں ہی جلوس نکالتے ہیں، ہم صرف اللہ کے دین کی خدمت کر رہے ہیں اور یہ ہمیں کرنے دی جائے، اس میں ہمیں چھیڑا نہ جائے۔ جو لوگ روڈوں پر گاڑیاں روکتے اور پتھراؤ کرتے ہیں دعوتِ اسلامی کا ان لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے اور دعوتِ اسلامی والوں کو بھی میری یہی نصیحت ہے کہ میرے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی اس طرح کے کام نہیں کرنا ورنہ دعوتِ اسلامی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جائے گی۔ ہمیشہ دعوتِ اسلامی کا کام پُر امن طریقے سے شریعت کے مطابق کرنا ہے، اپنے وطن کی تعمیر کریں اور مسلمانوں کو نیکی کی دعوت دیں۔

”جامع صغیر“ میں حدیثِ مبارکہ ہے کہ ”فتنہ سویا ہوا ہے، اس پر اللہ کی لعنت ہو جو اسے بیدار کرے۔“(1)

بہرحال جو لوگ سوشل میڈیا پر کسی کے خلاف بولتے یا سمجھاتے ہیں میری ان سب سے اپیل ہے کہ اس رَوِش کو ختم کر دیں اور جسے سمجھانا ہو الگ سے سمجھا دیں، اپنا یہ ذہن بنالیں کہ جب تک سوشل میڈیا پر سمجھانا واجب نہیں ہو جائے اس وقت نہیں سمجھانا، اِنْ شَآءَ اللّٰه بہت سے فتنوں کا سدِّباب ہو جائے گا۔ اللہ پاک ہم سب کو خیر و عافیت نصیب کرے۔ جو لوگ میری مخالفت کرتے ہیں اللہ پاک ان مسلمانوں کی بھی بے حساب مغفرت فرمائے۔ میں انہیں بھی بد دعا نہیں دیتا کیونکہ اپنا کام دعا دینا ہے، آج نہیں تو کل اِنْ شَآءَ اللّٰه یہ لوگ بھی دعوتِ اسلامی میں آئیں گے اور دین کی خدمت کریں کیونکہ میں پہلے بھی یہ سب دیکھ چکا ہوں کہ بہت سے ایسے لوگ تھے جو میری مخالفت کرتے اور میرے خلاف تحریریں لکھتے تھے اور پھر دعوتِ اسلامی میں آکر گلے لگ گئے، کیونکہ یک طرفہ جنگ زیادہ نہیں چلتی، دو طرفہ جنگ بڑھتی ہے اور جو بھی ہم سے لڑتا ہے وہ یک طرفہ ہوتا ہے جو صرف ہم پر حملہ کرتا ہے اور ہم اس پر پلٹ کر وار نہیں کرتے صرف اس کے وار سے خود کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے پتھر کھائے ہیں تو پتھر کھانا سنّت ہے لیکن وہی پتھر اُٹھا کر دے مارنا سنّت نہیں ہے۔ جو میرے مدنی بیٹے اور مدنی بیٹیاں اس

1 ...جامع صغیر، حرف الفاء، ص ۳۷۰، حدیث: ۵۹۷۵۔

www.dawateislami.net

بات پر قائم رہیں گے دنیا اور آخرت کی بھلائیاں ان کا مقدر ہوں گی اور پُر امن زندگی گزاریں گے۔

ہفتہ وار رسالے کی کارکردگی

سُوال: آپ کی طرف سے ہر ہفتے ایک رسالہ عطا ہوتا ہے جسے ہفتے بھر میں پڑھنا یا سننا ہوتا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس کی کارکردگی میں ہر ہفتے اضافہ ہوتا جارہا ہے اور اِنْ شَآءَ اللّٰہ آئندہ بھی اس کی کارکردگی میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ جب ہم اس کی کارکردگی لکھیں تو ہمیں اس میں کیا احتیاط کرنی چاہیے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: "رسالہ پڑھنا" اس کا مطلب یہ ہے کہ اوّل تا آخر مکمل رسالے کا مطالعہ کریں، یہ نہ ہو کہ صرف نام پڑھ لیا اور کارکردگی لکھنے والے کو کہہ دیا کہ میں نے پڑھ لیا ہے۔ البتہ عربی عبارتوں کا صرف ترجمہ پڑھ لیا تو بھی کافی ہو گا، اسی طرح جو مشکل الفاظ سمجھ نہیں آرہے وہ چھوڑ دیئے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ رسالہ سننے کا مطلب بھی یہی ہے کہ اوّل تا آخر مکمل توجہ کے ساتھ پورا رسالہ سنا جائے۔ جہاں رسالہ سنانے کی ترکیب ہوتی ہے وہاں ایسا نہ ہو کہ کوئی آرہا ہو، کوئی جارہا ہو، کوئی وضو کرنے گیا اور آواز آرہی ہے لیکن توجہ نہیں ہے، اس طرح آخر میں سب کی تعداد لکھ کر کارکردگی نہیں بنائی جائے گی بلکہ جس نے پورا سنا ہو اسی کا لکھا جائے گا۔ ہمیں Quantity (تعداد) نہیں بلکہ Quality (معیار) چاہیے۔ جو غور سے پڑھے یا سنے وہی کارکردگی میں شمار کیا جائے اس مرتبہ کی کارکردگی 41 لاکھ تک چلی گئی ہے جو کہ میرے دیئے ہوئے ہدف سے بڑھ گئی ہے لیکن حقیقت تو اللہ پاک ہی جانتا ہے کہ کس نے پڑھ کر نام لکھوایا ہے اور کس نے بغیر پڑھے نام لکھوا دیا ہے۔ ہمارے ذمہ داران کو بھی یہی کرنا چاہیے کہ جو مکمل پڑھے یا سنے صرف اسی کی کاردگی لکھیں چاہے 41 لاکھ سے 40 لاکھ مائنس ہو کر صرف ایک لاکھ ہی رہ جائیں، لیکن وہ ایک لاکھ ایسے ہوں جنہوں نے واقعی پڑھا یا سنا ہو، ورنہ آپ کی کارکردگی سے ہم آپ کا ڈنکا بجا دیں گے پھر آپ جانیں اور آپ کی آخرت جانے، لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ کی آخرت خراب نہ ہو اور آپ کے صدقے ہماری آخرت بھی خراب نہ ہو۔ ان تمام باتوں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے اسلامی بہنیں بھی اپنی کارکردگی تیار کیا کریں۔

رُکنِ شوریٰ بننے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟

سُوال: مَاشَآءَ اللّٰہ دعوتِ اسلامی کے اراکینِ شوریٰ دنیا بھر میں دینی کاموں کی دھومیں مچاتے ہیں، اگر کوئی رکن

شوریٰ بننا چاہے تو اسے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر آپ رکنِ شوریٰ بننا چاہتے ہیں تو پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیں کہ آپ رکنِ شوریٰ کیوں بننا چاہتے ہیں، اس کے بعد اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کریں کہ یا اللہ! مجھے رکنِ شوریٰ بنا دے۔ اس سال کے رجب میں الحاج قاری ایاز عطاری ہمارے نئے رکنِ شوریٰ بنے ہیں اور 27 ویں کی نسبت سے رجب شریف میں 27 رکنِ شوریٰ ہو گئے ہیں۔ رکنِ شوریٰ بننے کی منزل تھوڑی کٹھن ہے، ہم نے اس کا دروازہ بہت تنگ کیا ہوا ہے۔ جو رکنِ شوریٰ ہوتے ہیں یہ کافی پرانے ہوتے ہیں اور چھوٹی سطح سے دعوتِ اسلامی کا کام کرتے کرتے دھومیں مچاتے ہیں، نیز ان میں عقل بھی زیادہ ہوتی ہے کیونکہ کام بھی زیادہ کرنا ہوتا ہے اگرچہ بعض ایسے ہوتے ہیں جو کام بہت زیادہ کرتے ہیں لیکن ان میں عقل کی کمی ہوتی ہے یا اخلاقی معاملات میں کمزوری ہوتی ہے جیسے مار دھاڑ کی عادت وغیرہ، اس طرح کی انکوائری کرنے کے بعد اگر معیار پر پورا اترتے ہیں تو باہمی مشاورت کے بعد رکنِ شوریٰ بنایا جاتا ہے۔ صرف مدنی چینل پر سُوال کرنے والے کو شوریٰ کی رُکنیت نہیں دے سکتے، لیکن آپ کو منع بھی نہیں ہے، آپ میدان میں آئیں اور دعوتِ اسلامی کا کام کر کے اتنا متاثر کر دیں کہ ہم آپ سے عرض کریں کہ "آیئے آپ رکنِ شوریٰ بن جایئے۔" یوں آپ رکنِ شوریٰ بن جائیں گے۔ البتہ عہدے کی طلب نہ ہو تو اچھی بات ہے کیونکہ قیامت میں اس کا حساب دینا پڑے گا۔ مجھے یاد نہیں پڑتا کہ کسی بھی رکنِ شوریٰ نے مطالبہ کیا ہو کہ اسے رکنِ شوریٰ بنایا جائے، بلکہ ہم آپس میں مشورہ کر کے طے کرتے ہیں کہ فلاں بڑے کام کا ہے اسے رکنِ شوریٰ بنانا چاہیے۔ رکنِ شوریٰ بننے کے لئے کردار بھی ہو اور رفتار بھی ہو کہ دنیا بھر میں جہاں بھی بھیجا جائے وہ جا سکتا ہو۔ ایسا نہ ہو کہ اپنی گلی سے باہر بھی نہ نکل سکتا ہو مسجد درس میں بیٹھنے کا ٹائم نہ ہو، ایسا شخص اگر سونے کا بھی ہو ہمارے کام کا نہیں ہے، ہمیں تو مزدورِ مدینہ چاہیے کیونکہ ہم تو دوڑاتے اور تھکاتے ہیں۔ رکنِ شوریٰ کا لقب آسان ہے لیکن ان کی طرح کام کرنا بہت مشکل ہے۔

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	فرض کفایہ کسے کہتے ہیں؟	7
کیا اِسٹابری (Strawberry) جہنمی پھل ہے؟	1	کیا برف کو ایمان کا گواہ بنا سکتے ہیں؟	8
جھوٹی افواہیں پھیلانا سخت گناہ ہے	2	والدین کے انتقال کے بعد پہلے کس کی قبر پر حاضری دی جائے؟	10
والدین کے انتقال کے بعد بہن بھائیوں کا آپس میں کیا کردار ہونا چاہیے؟	4	والدہ ناراض ہوں تو کیا کریں؟	10
		کورونا وائرس سے حفاظت کا وظیفہ	12
پُوری، پراٹھے کو چُھری سے کاٹنا کیسا؟	5	سوشل میڈیا پر کئے جانے والے اعتراضات کا جواب کیوں نہیں دیا جاتا؟	12
کیا تمام دُرُودِ پاک برابر ہیں؟	5		
سب سے افضل دُرُود کون سا ہے؟	6	ہفتہ وار رسالے کی کارکردگی	17
کیا پیارے آقا کے دیدار کے لئے کوئی مخصوص دُرُودِ پاک ہے؟	6	رُکنِ شوریٰ بننے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟	17
نیکیوں پر استقامت کیسے حاصل ہو؟	6	❁❁❁	❁

ماخذ و مراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	**مصنف / مؤلف / متوفٰی**	**مطبوعات**
تفسیر روح البیان	امام اسماعیل حقی البروسوی، متوفی ١١٢٧ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ٢٧٩ھ	دار الفکر بیروت ١٤١٤ھ
معجم اوسط	سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ٣٦٠ھ	دار الفکر بیروت ١٤٢٠ھ
شعب الایمان	ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ٤٥٨ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢١ھ
جامع صغیر	ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمٰن السیوطی، متوفی ٩١١ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٥ھ
ریاض الصالحین	امام ابو زکریا یحیٰی بن شرف الدین نووی دمشقی، متوفی ٦٧٦ھ	دار السلام
کشف الغمۃ	ابو المواھب عبد الوھاب بن احمد التلمسانی الشافعی، متوفی ٩٧٣ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٩ھ
کتاب الزھد	شیخ الاسلام عبد اللہ بن مبارک مروزی، متوفی ١٨١ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ٥٠٥ھ	دار صادر بیروت ١٤٢٠ھ
احیاء العلوم (مترجم)	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ٥٠٥ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٣ھ
تنبیہ المغترین	ابو المواہب عبد الوہاب بن احمد بن علی انصاری، متوفی ٩٧٣ھ	دار المعرفۃ بیروت ١٤٢٥ھ
مساوی الاخلاق	ابو بکر محمد بن جعفر بن سہل الخرائطی، متوفی ٣٢٧ھ	مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ١٠٨٨ھ	دار المعرفۃ بیروت ١٤٢٠ھ
ردالمحتار	علامہ محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ١٢٥٢ھ	دار المعرفۃ بیروت ١٤٢٠ھ
فتاویٰ ھندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ١١٦١ھ، و علمائے ہند	دار الفکر بیروت ١٤١١ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ١٣٤٠ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ١٤٢٧ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ١٣٦٧ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٢٩ھ
الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب	ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر القرطبی، متوفی ٤٦٣ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٢ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ”غورو فکر“ کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”**مَدَنی اِنعامات**“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”**مَدَنی قافلوں**“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

ISBN 978-969-722-230-8
01082254

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92   0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net